بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۲۵ رجب ۱۴۰۳ھ | ۹ ہجرت ۱۳۶۲ ہش | ۹ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۸ ہجرت/مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے نیز کمزوری بڑھ گئی ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۹ ویں سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں حقیقی انقلاب لایا جائے گا"

"سیرۃ نبوی میں اتنی عظمت ہے کہ یہ ساری دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتی ہے"

"اسی پر عمل کرنے سے ہر احمدی ایک کامیاب داعی الی اللہ بن سکتا ہے"

تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

ربوہ: ۵ ہجرت/مئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۹ ویں سالانہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس جو ۲۲ شہادت/اپریل کو شروع ہوئی تھی ۵ ہجرت/مئی شام سوا چھ بجے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس تشریف لا کر اختتامی اجلاس میں شرکت فرمائی۔ اور اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو انعامات عطا کرنے کے علاوہ طلباء و طالبات کو اپنے پُر معز اور روح پرور خطاب سے نوازا۔ اس دفعہ کی اختتامی تقریب کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی وہ طالبات جو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام علیحدہ تربیتی کلاس میں شرکت کر رہی تھیں انہوں نے بھی اختتامی تقریب میں شرکت کی۔ ایوانِ محمود کے احاطے میں ایک باپردہ بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا جہاں پر طالبات نے اختتامی تقریب کی کارروائی سنی اور حضور ایدہ اللہ کے روح پرور ارشادات سے مستفیض ہوئیں۔

اختتامی تقریب میں شرکت کے لیے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا پانچ بجے تشریف لائے۔ ایوانِ محمود کے احاطہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں تربیتی کلاس کے مختلف شعبوں کے ناظمین نے حضور کا استقبال کر کے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر تقریب کی باضابطہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ احمد خان صاحب نے کی بعد ازاں مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ نے حضرت مصلح موعود کا پُر معارف منظوم کلام

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

اپنے نہایت خوبصورت اور دلکش ترنم میں سنائی۔

بعد ازاں ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے اپنی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اور بتایا کہ نمائندگی کے لحاظ سے یہ تربیتی کلاس (جو خلافتِ رابعہ کی پہلی تربیتی کلاس ہے) حسب معمول سالِ گزشتہ کی کلاس سے بڑھ کر کامیاب رہی ہے۔ امسال ۵۹۳ مجالس کے ۹۹۰ خدام شامل ہوئے جبکہ گزشتہ سال ۵۳۹ مجالس کے ۹۱۷ خدام نے شرکت کی تھی۔

امسال جن اضلاع نے سو فیصد مجالس کی نمائندگی کا اعزاز حاصل کیا وہ یہ ہیں۔ بہاولنگر۔ ڈیرہ غازیخان کوئٹہ۔ سانگھڑ۔ ہزارہ۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ کراچی شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ جھنگ اور مردان۔ ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ امسال حضور کے افتتاحی خطاب کی روشنی میں طلبہ کی SPECIMEN STUDY کے لیے ایک فارم پر کروایا گیا جس کا جائزہ حضور کی خدمت میں پیش ہے۔ امسال ایک نیا سلسلہ مقابلہ معلومات کا شروع کیا گیا۔ اس میں امسال ۱۶ اضلاع

باقی صفحہ پر

پیارے آقا ایدہ اللہ کی مصروفیات

۳، ۴، ۵ مئی

ہمارے محبوب اور جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات اتنی بے پناہ ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ حضور اتنی متنوع ذمہ داریوں سے کیونکر عہدہ برا ہوتے ہیں۔ یہی اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت اس ہستی کو حاصل ہے جو ہمارا امام اور پیارا آقا ہے۔

تین۔ چار اور پانچ مئی کے تین دنوں میں حضور کی خدمت بابرکت میں مجموعی طور پر ایک ہزار نو سو خطوط موصول ہوئے یعنی ایک دن میں قریباً چھ سو ۳۳ خطوط۔ ان میں سے ۳۳۲ خطوط ممالک بیرون پاکستان سے آئے اور ۱۷۱ خطوط جماعتی دفاتر سے حضور کی خدمت میں پیش ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان تین دنوں میں جو ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اس پر اپنے دستِ مبارک سے نوٹ لکھے ان چٹھیوں کی مجموعی تعداد دو ہزار سات سو چودہ

باقی صفحہ پر

ربوہ: ۶ ہجرت/مئی۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نوح کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد ان کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے انبیاءؑ کے طریق تبلیغ کا تفصیلی ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاءؑ کی تبلیغ کا ہمیشہ انکار میں جواب ملتا ہے۔ اور اس کے جواب میں انبیاءؑ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کے طریق تبلیغ کی تفاصیل کے ضمن میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی ایسے ہی واقعات پیش آئے ہیں۔ حضرت نوح نے ہر قسم کی کوششوں کو کمال تک پہنچا دیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اپنی کوششوں کو کمال تک پہنچا دینے کے بعد بھی جب قوم کی طرف سے انکار کا رویہ برقرار رہے تو کیا بددعا کی جا سکتی ہے۔ بعض لوگوں کی طرف سے غلط فہمی کی بنا پر بددعا کرنے کے حق میں حضرت نوح کی بددعا کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے اس غلط فہمی کا ازالہ فرمایا اور بتایا کہ یہ بددعا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قطعی علم ملنے کے بعد اللہ کے حکم سے کی گئی تھی کہ اب اس قوم کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا ورنہ انبیاءؑ از خود کبھی کسی قوم کے لیے بددعا نہیں کرتے۔ حضور نے اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی مثالیں بیان فرمائیں۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوموں کو تباہی سے بچانے کے لیے اپنے ربّ سے بہ اصرار رحم کی درخواست کی۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم کے یہ واقعات محض قصے نہیں ہیں بلکہ بطور مثال بیان ہوئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ساتھ اُن سب نبیوں کے واقعات پیش آئیں گے جو گزر چکے ہیں۔ کیونکہ آنحضورؐ ساری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور یہ ضروری تھا کہ وہ ساری جہان کی زحمت اور دکھوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ قوم میں پیدا کریں حضور نے فرمایا اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو وہ سارے دکھ اٹھانے ہوں گے جو سارے انبیاءؑ کی قوموں کو ملے مگر یہ بھی ان سے وعدہ ہے کہ اگر وہ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ پر عمل پیرا رہ کر نصیحتیں کرتے رہے تو ساری دنیا سے بڑھ کر رحمتیں بھی اسی امت پر نازل ہوں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ رجب ۱۴۰۳ھ

۹ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

نافرمان قوموں کی گمراہی کا ایک بنیادی سبب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا متعدد جگہ ذکر کیا ہے کہ کوئی ایک رسول بھی ایسا نہیں گزرا جس پر ایمان لانے سے اس کی قوم نے انکار نہ کیا ہو اور اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو۔ اس نے صرف اس امر کا ہی ذکر نہیں کیا ہے کہ بلا استثناء ہر قوم نے اس رسول اور نبی کا انکار کیا جسے اس کی اصلاح اور ہدایت و راہ نمائی کے لئے مبعوث کیا گیا تھا بلکہ اس مزعومہ وجہ کا بھی ذکر کیا ہے جس کی بناء پر ہر قوم نے منجانب اللہ مبعوث ہونے والے مصلح کا انکار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جس طرح بلا استثناء تمام قومیں مامورین الٰہی کا انکار کرتی رہیں اسی طرح بلا استثناء ساری ہی قوموں نے ایک مشترک وجہ کی بناء پر ماموروں کا انکار کیا اور وہ مشترک وجہ یہ تھی کہ وہ جن گمراہیوں اور بداعمالیوں میں مبتلا تھیں ان کی کھلی نامعقولیت اور مضرت کے باوجود انہیں وہ اس بناء پر ترک کرنے کے لئے تیار نہ تھیں کہ ان کے آباء و اجداد ایسا ہی یقین کرتے اور ایسے ہی اعمال کا ارتکاب چلے آئے تھے وہ اپنے آباؤ اجداد کے مسلک کو کسی طور ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوتی تھیں۔ اس سے بڑا گناہ ان کے نزدیک اور کوئی نہ تھا کہ وہ اپنے آباء و اجداد کے مسلک کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور گمراہ کن کیوں نہ ہو ترک کر دیں۔ وہ اقوام یہ برداشت ہی نہیں کر سکتی تھیں کہ وہ اپنے آباء و اجداد کو گمراہ اور غلط قرار دے کر ان کی توہین کی مرتکب ہوں۔ "سلامت روی" کا ان کے نزدیک ایک ہی طریق تھا کہ وہ اندھا دھند اپنے بزرگوں کی تقلید کرتی چلی جائیں

منکر و نافرمان قوموں کی اس نرالی روش اور حق کے انکار اور مخالفت کی اس مشترک وجہ کا اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاء کے حالات کے ضمن میں الگ الگ بھی ذکر کیا ہے اور جملہ انبیاء کے مجموعی حالات کے ضمن میں اس کا یکجائی طور پر بھی ذکر کیا ہے۔ چونکہ جملہ انبیاء کے علیحدہ علیحدہ حالات کا ذکر طوالت کا موجب ہوگا اس لئے ہم فی الوقت ان کے یکجائی ذکر کے ضمن میں انکار کی مشترک وجہ کی طرف توجہ دلانے پر ہی اکتفا کریں گے۔ چنانچہ جب قریش مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اس بناء پر انکار کیا کہ آپ ان کے آباء و اجداد کے مسلک کے خلاف توحید کی تعلیم دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

(الزخرف آیت ۲۳ تا ۲۵)

ترجمہ: یعنی بات یہ ہے کہ نہ ان کے پاس کوئی معقولی دلیل ہے نہ منقولی۔ وہ (قریش مکہ) کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریق پر چلتے ہوئے پایا۔ اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور چلتے رہیں گے۔ ان لوگوں (قریش مکہ) کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ اے رسول! تجھ سے پہلے جب بھی ہم نے کسی بستی میں کوئی تنبیہ کرنے والا بھیجا اس کے خوشحال لوگوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریق پر چلتے ہوئے پایا اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اسی پر چلتے چلے جائیں گے۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا تم اپنے باپ دادا کی پیروی کرتے رہو گے خواہ ہم تمہارے پاس اس سے بہتر چیز لائے ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو عمل کرتے ہوئے پایا وہ کہنے لگے ہم اس چیز کا انکار کرتے ہیں جو تمہارے ذریعہ بھیجی گئی ہے۔

ایسے لوگ سابقہ ہدایت کو تو چھوڑ بیٹھتے تھے اور جس غلط راہ پر ان کے باپ دادا پڑ چکے تھے اسے ہی ہدایت کا راستہ سمجھ کر آنکھ بند کر کے اسی پر عمل پیرا رہتے۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ سر سے پاؤں تک بھی فحاشی اور بے حیائی میں غرق ہوتے تو بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے اور مامور من اللہ کی آواز پر کان نہ دھرتے ہوئے اس کا محض اس بناء پر انکار کر دیتے کہ یہ ان کے باپ دادے کے مسلک کے خلاف تعلیم دے رہا ہے۔ تعلیم کی خوبی اور اچھائی سے انہیں کوئی سروکار نہ ہوتا۔ انہیں تو بس یہ بات ہی لے ڈوبتی کہ (منجانب اللہ آنے والا) یہ شخص انہیں ان کے آباء و اجداد کے مسلک سے ہٹانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ان کی فحاشی اور بے حیائی کے باوجود اپنے آپ کو حق پر سمجھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۲۹)

یعنی جب یہ منکر کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی سنت پر عمل پیرا پایا ہے اور اللہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے تو ان سے کہہ اللہ بے حیائی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ کے متعلق وہ باتیں جھوٹے طور پر کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

ایسی صورت میں جب قوم کی اکثریت دلائل کی بناء پر نہیں بلکہ آباء و اجداد کے غلط طریق کی پیروی کی بناء پر حق کو مسترد کرنے پر تلی ہوئی ہو اور کسی صورت ہدایت پر آنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ اپنی جگہ ہدایت پر مضبوطی سے قائم اور اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں اور اس امر کی قطعاً پرواہ نہ کریں کہ قوم کی اکثریت کیا کہتی اور کیا کرتی ہے۔ حق و ہدایت کا فیصلہ اکثریت کی بناء پر نہیں ہو سکتا۔ ہدایت تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اگر ساری دنیا بھی اس کی مخالفت کر رہی ہو تو اس سے وہ مشکوک نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص جو ہدایت کو قبول کر لیتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں یقیناً ہدایت یافتہ ہے۔ اگر ساری دنیا بھی اسے گمراہ قرار دے رہی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اکثریت خدائی فیصلہ کو نہیں بدل سکتی۔ اسی لئے جب قریش مکہ کی غالب اکثریت نے شرک میں مبتلا اور معاشرتی برائیوں میں غرق ہونے کے باوجود محض تقلید آباء کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو رد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۱۰۶)

مومنو! اپنے نفوس کی اصلاح میں لگے رہو۔ جب تم نے ہدایت کو پا لیا تو وہ شخص جو گمراہ ہو گیا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ تمہیں اس سے آگاہ کر دے گا

چونکہ مامورین الٰہی کی ہمیشہ ہی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے اور قوم کی غالب اکثریت تقلید آباء کی بیخ میں انہیں اور ان کے ماننے والوں کو گمراہ قرار دیتی رہی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ہر کوئی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور دوسرے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ لیکن خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ فی الاصل ہدایت یافتہ کون ہے۔ چنانچہ اس نے قلیل التعداد مومنوں کو گمراہ قرار دینے والے قریش مکہ پر اس حقیقت کو واضح کرنے کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۸۵)

(اے رسول!) تو انہیں کہہ دے (کہ ہم میں سے) ہر ایک (فریق) اپنے اپنے طریق پر عمل کر رہا ہے۔ پس (اپنے رب پر ہی فیصلہ چھوڑ دو کیونکہ) تمہارا رب اسے جو زیادہ صحیح راستہ پر ہے بہتر جانتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سوال اور اس کا جواب

دار الافتاء - ربوہ -

سوال :- مساجد اگر عین کعبہ کے رخ نہ ہوں تو کیا ان کو گرا دینا چاہیئے اور دوبارہ صحیح رخ پر تعمیر کرنا چاہیئے ؟

جواب :- قبلہ کی طرف منہ ہونا صحتِ نماز کی شرط ہے - اگر قبلہ یعنی بیت اللہ نظروں کے سامنے ہے اور نظر آرہا ہے تو پھر بالکل کعبہ کی سیدھ اور عین اس کی طرف مواجہ (رخ ہونا) ضروری ہے - اسی لئے مسجد الحرام کے اندر اور کعبہ کے ارد گرد گول صفیں بنتی ہیں - اگر کعبہ نظر نہیں آرہا جیسے دور کے علاقے یا دوسرے ملک ہیں تو پھر جہت قبلہ کی طرف منہ کرنا کافی ہوگا - گو جہاں تک ہو سکے کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ ممکن حد تک منہ ٹھیک ٹھیک کعبہ کی سمت ہو اور مساجد کا رخ بھی اس سیدھ کو مدنظر رکھ کر متعین کیا گیا ہو - لیکن مکہ سے باہر کے علاقوں اور دوسرے ملکوں کی تمام مساجد کا رخ بالکل کعبہ کی سیدھ میں رکھنے کو ضروری قرار دینا عملاً ناممکن ہے اور بہت سی مشکلات کا موجب بن سکتا ہے کیونکہ اس طرح ایک ہی شہر کی مساجد کے رخ مختلف زاویے اختیار کئے ہوئے ہونگے بلکہ تمام بڑی مساجد کو قریباً نصف گول یعنی نیم دائرہ کی شکل میں بنانا پڑیگا اور نماز کی صفیں سیدھی بنانے کی بجائے نیم دائرہ کی طرز پر بنانی ہوں گی - مثلاً کسی دوسرے ملک میں ایک مسجد کعبہ کے سائز سے خاصی بڑی ہے جیسے اس شکل سے ظاہر ہے

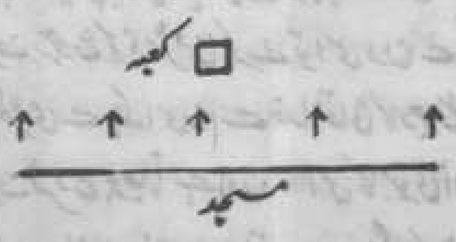

اب جو لوگ اس مسجد کی دونوں طرفوں میں صف باندھیں گے ان کے رخ صحیح کعبہ کی سمت نہیں ہوں گے گو جہت کعبہ (یعنی جس طرف کعبہ ہے اس) کے لحاظ سے ان کے رخ صحیح ہوں گے اور اس وجہ سے ان کی نماز میں کوئی سقم یا خرابی نہیں آئے گی - لیکن اگر ہم عین سمت کعبہ کی پابندی ضروری سمجھیں تو پھر مساجد کو نصف دائرہ کی شکل میں اور اسی طرح صفوں کو بھی اس کے مطابق بنانا پڑیگا مثلاً اس صورت میں

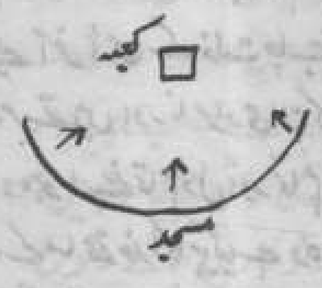

لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کے تکلف کا کوئی بھی قائل نہیں اور نہ اسلام نے ایسے تکلف کی اجازت دی ہے - نیز یہ تکلف حدیث نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد اس بارہ میں یہ ہے کہ

" ما بین المشرق والمغرب قبلۃ " (ترمذی)

یعنی مدینہ کے لحاظ سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا سارا جنوب قبلہ ہے - کیونکہ مدینہ مکہ سے شمال کی طرف ہے اس بناء پر مدینہ والوں کے قبلہ کی سمت جنوب ہوگی وہ نماز کیوقت مغرب کو اپنے دائیں رکھیں اور مشرق کو بائیں تو اس طرح ان کا منہ جنوب کی طرف ہوگا -

اس پر قیاس کرتے ہوئے دوسرے ممالک میں رہنے والوں کی جہت ان کے اپنے ملک کے لحاظ سے مختلف ہو جائے گی جو مکہ سے مغرب کی طرف رہتے ہیں ان کے قبلہ کی سمت مشرق ہوگی اور جو مشرق میں رہتے ہیں ان کے قبلہ کی جہت مغرب ہوگی اور جنوب کی طرف رہنے والوں کا قبلہ شمال کی طرف ہوگا -

مذکورہ بالا حدیث کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ سردیوں کے سورج کے مائل بہ جنوب انتہائی آخری طلوع ہونے کے نقطے اور گرمیوں کے سورج کے مائل بہ شمال انتہائی آخری غروب ہونے کے نقطے کے درمیان کا سمت جنوب فاصلہ مسجد الحرام کے شمال میں رہنے والوں کیلئے قبلہ ہے اور یہ فرق عموماً ۴۵ درجہ تسلیم کیا گیا ہے جسے مندرجہ ذیل مثال سے واضح کیا گیا ہے -

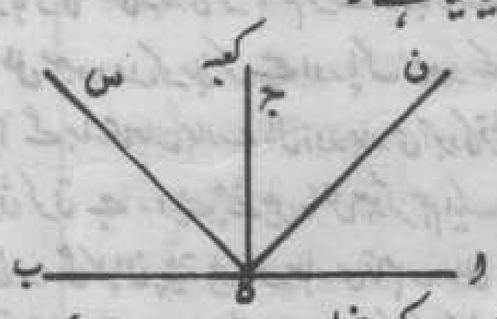

و ب ایک خط ہے اس پر ہ ج عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ عین نقطہ ج کے محاذی ہے دونوں قائموں کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ن س کھینچے تو یہ زاویے ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کیونکہ قائمہ ۹۰ درجہ کا ہے اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے اگر وہ نقطہ ج کی طرف منہ کرے تو عین کعبہ کو اس کا منہ ہوگا اور اگر دائیں یا بائیں یعنی ج سے ن یا س کی طرف جھکے تو جب تک جہت یا ج۔س کے اندر ہے وہ جہت کعبہ میں ہوگا اور اس کا رخ قبلہ کی طرف ہی سمجھا جائے گا ورنہ قبلہ کی طرف رخ نہیں ہوگا کیونکہ رخ ن یا س سے باہر کی طرف سے ہے -

(بہار شریعت صفحہ ۴۹ جلد سوم)

خلاصہ یہ ہے کہ جو مساجد مکہ مکرمہ سے دور ہیں ان کے قبلہ کی جہت متعین کرتے ہوئے پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے کعبہ کی طرف ان کا رخ صحیح ہو لیکن اگر کسی جگہ کسی وجہ سے اس کی پابندی نہ کی جا سکتی ہو مگر جہت کعبہ کے لحاظ سے رخ صحیح ہو تو پھر اس مسجد کو گرانے یا اس کے اندر صفیں ٹیڑھی بنانے کا کوئی جواز نہیں -

تمام آئمہ اسلام نے اس وضاحت سے اتفاق کیا ہے اور اس امر کی اجازت نہیں دی کہ عین سمت کعبہ سے ہٹی ہوئی مگر جہت کے لحاظ سے صحیح رخ کی مساجد کو گرا دیا جائے یا ان میں صحیح سمت کو ملحوظ رکھنے کیلئے صفیں ٹیڑھی بنائی جائیں -

نوٹ :-

گھروں کے لئے یا نئی مسجد تعمیر کرتے وقت ان کیلئے قبلہ کا رخ معلوم کرنے کا ایک فارمولا روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے اور وہ یہ ہے -

" ایک دو تین جون اور نو دس گیارہ جولائی کو ہر سال دوپہر کے وقت سورج حرم کی سرزمین میں سمتِ فراش میں ہوتا ہے یعنی اس کی شعاعیں اس وقت بیت اللہ کی چھت پر صحیح عموداً پڑتی ہیں اور اسوقت پاکستان میں پونے تین بج رہے ہوتے ہیں - ٹھیک اسوقت جہاں قبلہ معلوم کرنا ہو ہموار زمین پر دھوپ میں کسی رسی کے ساتھ کوئی وزنی شے باندھ کر لٹکا دیں اس رسی کے سایہ پر نشان لگا دیں یہ خط بالکل قبلہ رخ ہوگا یہ عمل نصف کرۂ ارض میں جہاں تک سورج دکھائی دے رہا ہو مفید ہو سکتا ہے اس کے پورے ۱۲ گھنٹے کے بعد یہی عمل دوسرے نصف کرہ پر قبلہ نمائی کر سکتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے نصف کرہ ارض میں قبلہ سورج کی مخالف سمت میں ہوگا "

نوٹ ۲ :- اگر کوئی انسان کسی ایسی سواری پر سفر کر رہا ہو جسے ٹھہرانا اسکے اپنے اختیار میں نہیں یا ٹھہرانا موجب حرج اور چلتے ہوئے صحیح قبلہ کی طرف منہ کرنا خاصہ مشکل ہے یا سفر ہوائی جہاز کا ہے یا کسی دوسرے سیارہ میں انسان جا بسا ہے ایسی تمام صورتوں میں جدھر آسانی ہو اسطرف منہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے - ارشادِ باری تعالیٰ ہے - و للہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ ۱۱۶)

یعنی اس کی اپنی معین کردہ جہت بمنزلہ قبلہ مقصود ہوگی اسی طرح اگر سواری پر بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کی اور سواری کے چلنے کیوجہ سے اس کا منہ کسی اور طرف ہو گیا تو اس سے اس کی نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا نماز صحیح ہوگی - اگر جہت قبلہ کا پتہ نہیں چلتا اور کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں جس سے پوچھا جا سکے تو اپنی سمجھ اور علم کیمطابق جدھر خیال جائے کہ قبلہ اس طرف ہے ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھ لی جائے - پھر اگر نماز کے دوران پتہ لگ جائے کہ غلط جہت کی طرف منہ ہے تو نماز میں ہی صحیح جہت کی طرف منہ کر لینا چاہیئے - اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس غلطی کا پتہ چلے تو پھر دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ انسان نے اپنی سمجھ کیمطابق عمل کیا ہے اس لئے جو نماز اس نے پڑھ لی ہے وہ صحیح ہوگی - لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کا اصول اس قسم کے معاملات میں کارفرما ہوتا - واللہ بکل شیئ علیم -

ہمارا عہد

"ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" ہمارا عہد ہے.
پہلے لازمی چندہ جات ادا فرمایئے، پھر دیگر ضروریات کے بارہ میں سوچئے.
(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں

(مکرم مولوی فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ میرا بھڑکا۔ آزاد کشمیر)

۔ پیدائش انسانی کا مقصد خدا تعالیٰ کی پرستش ہے ہے۔ افسوس کہ انسان اس عظیم الشان مقصد سے غافل رہتا ہے۔ اے کاش کہ انسان اس لذت سے آگاہی حاصل کرے جس کے بعد مادی دنیا کو چھوڑ کر روحانی لذات کی طرف انسان کا قدم اٹھتا ہے۔

۔ ہم خدا تعالیٰ کے مقرب بندے اس صورت میں بن سکتے ہیں جب ہم اس سفلی زندگی پر موت وارد کریں نفس امارہ کے جذبات کو جلائیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے منقطع ہوں۔ ہر بد فعل کو چھوڑیں اور ہر ایک نیکی کی راہ کو اختیار کریں اور خدا کو پوری جانفشانی اور سرگرمی سے پانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں ایک نئی زندگی حاصل ہوگی۔ ہم ایک نئے وجود بن جائیں گے۔

اس مضمون کی طرف اشارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"مجھے یوں لگا جیسے میں مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اس رنگ میں گھر گھر نئے وجود پیدا ہوں۔"

۔ چونکہ ہمارا کام اپنے آقا کے تابع رہنا۔ اور آپ کے جسم روحانی کے اعضا بننا ہے اس لیے خاکسار اپنے آقا کے ان مبارک الفاظ کی وضاحت کرنا چاہتا ہے لیکن میرے الفاظ میں کیا تاثیر۔ اس ہستی کے ارشادات سے وضاحت کروں گا۔ جس کی پیروی میں میرے آقا کو منصب خلافت ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لیے آسان کی جاتی ہے۔ جو مرنے کی نیت سے اس انتہاء گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لیے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

اسی مضمون کی وضاحت اس کتاب کے آخر میں یوں فرمائی:۔

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ۔ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اتر سے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو تا خدا تمہاری مدد کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۱۱)

ایک اشتہار میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نبیوں اور تمام برگزیدوں نے بہت سی جوروان کر کے اور پھر روحانی طاقتوں اور قبولیتوں میں سب سے سبقت لے جا کر تمام دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ دوست الٰہی بننے کے لیے یہ راہ نہیں کہ انسان دنیا میں مخنثوں اور نامردوں کی طرح رہے۔ بلکہ ایمان میں قوی الطاقت وہ ہے کہ جو بیویوں اور بچوں کا سب سے بڑھ کر بوجھ اٹھا کر پھر باوجود ان سب تعلقات کے بے تعلق ہو۔ خدا تعالیٰ کا بندہ سے محب اور محبوب ہونے کا جوڑ ہونا ایک تیسری چیز کے وجود کو چاہتا ہے وہ کیا ہے؟ ایمانی روح جو مومن میں پیدا ہو کر نئے حواس اس کو بخشتی ہے۔ اسی روح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا کلام مومن سنتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے سچی اور دائمی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے نئی زندگی کی خارق عادت طاقتیں اس میں پیدا ہوتی ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶)

سبز اشتہار میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں اور کوئی بت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے۔ اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا قدیم خدا بھی ہمارے لیے ایک نیا خدا ہو جائے یہی فتح حقیقی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۸۷)

رسالہ الوصیت میں اس کی وضاحت یوں بیان فرمائی۔

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لیے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق توڑ نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشا کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔"

(الوصیت صفحہ ۸)

حضور علیہ السلام نے اسلام کی فتح اور غلبہ کی نوید سناتے ہوئے فرمایا:۔

"یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یکچشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لیے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن۔ ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔

جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لیے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۴ تا ۱۶)

حضور علیہ السلام اسی حقیقت کو ان بابرکت الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ ہے جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمے میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سر نو زندہ ہوتے ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں صفحہ ۶۸۵)

حقیقۃ الوحی میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لیے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لیے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶)

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اس مضمون پر آپ نے یوں روشنی ڈالی:۔

"تجربہ شہادت دیتا ہے کہ جیسے ایک مومن خدا تعالیٰ کی راہ میں نیستی اور فنا اور استہلاک کر کے اپنے تئیں ایک نیا وجود بناتا ہے اس کی ان تبدیلیوں کے مقابل پر خدا بھی اس کے لیے ایک نیا خدا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ معاملات کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ کبھی نہیں کرتا اور اس کو اپنے ملکوت اور اسرار کا وہ سیر کراتا ہے جو دوسرے کو ہرگز نہیں دکھلاتا اور اس کے لیے وہ کام اپنے ظاہر کرتا ہے۔ جو دوسروں کے لیے ایسے کام کبھی ظاہر نہیں کرتا اور اس قدر اس کی نصرت اور مدد کرتا ہے کہ لوگوں کو تعجب میں ڈالتا ہے اسکے لیے خوارق دکھلاتا ہے اور معجزات ظاہر کرتا اور ہر پہلو سے اس کو غالب کر دیتا ہے اور اس کی ذات میں ایک قوت کشش رکھ دیتا ہے جس سے ایک جہان اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ ۸۲)

نیز آپ نے فرمایا:۔

"مومن کامل کی پاک تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی ایک نئی صورت کی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے انسان کو اپنے لیے پیدا کیا ہے کیوں کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کا متولی اور متکفل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے اور اگر ایک طرف تمام دنیا ہو اور ایک طرف مومن کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پورا۔ وہ اسکو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے دشمن اس کے لیے بہت منصوبے کرتے اور اسکو ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے آخر اس کے ذلت چاہنے والے ذلت کی مار سے مرتے ہیں اور نامرادی ان کا انجام ہوتا ہے لیکن وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ ہرگز

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم فیض احمد صاحب اسلم مرحوم کی یاد میں

(مکرم سید احتجاج علی صاحب زبیری — اٹک)

پیر کا دن، ۱۱ اپریل (۱۹۸۳ء) ایک ایسی خبر لایا جو بظاہر ناقابل یقین معلوم ہوتی تھی۔ تقریباً ۴½ بجے بعد دوپہر عزیزی عبدالصمد (محترم مرزا عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع اٹک کا بیٹا) میرے پاس آیا اور بتایا کہ محترم چوہدری فیض احمد اسلم صاحب کار کے حادثہ میں فوت ہو گئے۔ اور یہ کہکر وہ نڈھال و پریشان ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ کب ہوا۔ وہ یہ کچھ نہ بتا سکا اور صرف اس قدر کہہ کر چلا گیا۔ میں محو حیرت تھا کہ کیونکر اس خبر پر یقین کیا جائے؟ جبکہ وہ نوجوان ایسی غلط خبر دے سکتا ہی نہیں اور پھر اپنے بہنوئی کے متعلق؟ یہ وہ سوالات و خیالات تھے جو دل و دماغ میں آ رہے تھے۔

فیض احمد اسلم ایک جوان، خوبصورت، صحت مند، بڑے اعلیٰ اوصاف اور پاک خیالات کا دلکش وجود۔ یہ کیسے آناً فاناً اس کے فوت ہونے کی خبر؟ کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ گھر سے باہر نکلا۔ دیکھا برادرم محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سلمہ حسب معمول گھر پر آئے ہوئے مریضوں کی خبر گیری کر رہے ہیں اور بہت صبر و سکون سے ہر مریض کا حال سن کر اس کو نسخہ دے رہے ہیں میرے ساتھ میرے ہمسایہ کیپٹن خورشید احمد صاحب بھی تھے ہم دونوں یہ نظارہ دیکھ کر انگشت بدنداں تھے جبکہ ہم کو یہ علم ہو چکا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنے بہت ہونہار اور عاشق احمدیت عزیز کے اچانک حادثہ سے فوت ہو جانے کی خبر مل چکی ہے۔ مگر وہ اعلیٰ ظرف اور ایمانی قوت برداشت اور احساس خدمت خلق کا جذبہ جو اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص بندوں کو اپنی خاص رحمت سے عطا فرماتا ہے اس کا نمونہ صرف اور صرف ایک احمدی ہی اس دور میں پیش کر سکتا ہے۔

بہر حال جب ڈاکٹر صاحب (مرزا عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ) اپنے گھر آئے ہوئے مریضوں سے فارغ ہوئے تو ہم دونوں موٹر کار میں بیٹھ کر راولپنڈی روانہ ہوئے۔ اس کار کو ڈاکٹر صاحب موصوف کا بیٹا عبدالصمد چلا رہا تھا۔ ہم تقریباً ۷½ بجے شام فیض صاحب کی کوٹھی جو صدر پاکستان ہاؤس کے بالمقابل ہے پہنچ گئے بہت لوگ موجود تھے اور ہر شخص یاس و حسرت کا مجسمہ بنا ہوا تھا۔ سب سے پہلے جن صاحب سے ملاقات ہوئی وہ تھے محترم عبدالمنان صاحب ناہید جو خبر سنتے ہی فیض صاحب کی کوٹھی پہنچے اور فیض صاحب کی بیگم صاحبہ کو اپنی موٹر کار میں جائے وقوع پر لے گئے تھے۔ قارئین اندازہ لگا لیں کہ فیض صاحب کی اہلیہ کا کیا حال ہوا ہو گا جس نے اپنے شوہر کو اسی صبح ناشتہ دیا اور گلاب کے پھول کی طرح ہنستا مسکراتا اپنے چھوٹے بچے توصیف کے ساتھ جاتا دیکھا اور اسی دن شام ۴½ بجے وہ گلاب کا پھول تازہ شفاف خوشبو سے معطر مگر اب بے جان و مردہ تھا۔ نہ جسم کے کسی حصہ پر کہیں چوٹ کا نشان تھا نہ کوئی ہڈی جسم کی ٹوٹی ہوئی صرف بائیں کنپٹی کی طرف سے تھوڑا سا خون بہہ نکلا تھا جو ڈاکٹر کی رائے میں برین ہیمرج BRAIN HAEMORRHAGE تھا۔

غرض ہم کوٹھی کے اندرون خانہ گئے اور میں نے بے قرار و بے صبر ہو کر فیض کی پیشانی کو چوما اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر شگفتہ پھول سے چہرے پر کپڑا ڈال دیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے جماعت کے احباب کثیر تعداد میں پہنچ گئے۔ جناب مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر راولپنڈی پہلے ہی موجود تھے اور سارا انتظام فرما رہے تھے۔ خدام و انصار جماعت کے کوٹھی میں آناً فاناً جمع ہو چکے تھے جناب مجیب الرحمٰن صاحب (امیر جماعت احمدیہ شہر راولپنڈی) نے خدام کے ذریعہ گھر گھر فوری طور پر اطلاع کروائی۔ قائد خدام جناب محمود صاحب جو ہر خدمت میں پیش پیش تھے غیر از جماعت شرفاء اور ضلع کے اعلیٰ افسران سب ہی آن پہنچے تھے اور ہر شخص محو حیرت اور حسرت و یاس کا مجسمہ بنا ہوا تھا۔ جناب امیر جماعت احمدیہ شہر (محترم مجیب الرحمٰن صاحب) کے حکم پر مسجد نور (مسجد احمدیہ) سے بکس منگوایا گیا اور کفن وغیرہ آیا۔ محترم عبدالغفار صاحب ڈار نے اپنے اس ہر دل عزیز بھائی کو چند دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر آخری غسل دیا۔

جنازہ پورے ادب و احترام اور بڑے پیار و محبت سے کوٹھی کے باہر لان میں لایا گیا۔ نماز جنازہ ہوئی جس میں ضلع کے تقریباً تمام اعلیٰ افسران اور شرفاء شہر جن میں غیر از جماعت حضرات کثرت سے تھے شامل نماز ہوئے۔ اس دوران میں نے غیر از جماعت دوستوں کو کہتے سنا کہ دیکھو یہ اسلامی نمونہ ہے۔ نہ اندر سے اور نہ باہر کسی کی چیخ و پکار کی کوئی آواز بھی نہیں سوائے کچھ سسکیوں کے جو اندرون خانہ سے آ رہی تھیں اور وہ بھی ان معصوم بچیوں کی تھیں جو فیض کی بچیاں اور کم عمر تھیں۔ اللہ اللہ، یہ صبر و قناعت کا نمونہ یہ جذبات پر قابو یہ اسلام کے احکام کی ایسے بے قابو موقعوں پر پابندی جہاں ایک پیارے رفیق فیض کا جنازہ اٹھ رہا تھا اور مرکز سلسلہ کی طرف رخصت ہو رہا تھا۔ ۱۱½ بجے رات ہم لوگ جنازہ لے کر ربوہ کی مقدس زمین کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں بارش تیز اور قافلہ اپنے اپنے چہروں سے آنسو پونچھتا ہوا تقریباً ۲½ بجے صبح ۱۲ اپریل ربوہ دارالضیافت بخیریت پہنچ گیا جہاں پہلے ہی اطلاع پہنچ چکی تھی اور ربوہ کے علاوہ دوسرے شہروں خصوصاً سیالکوٹ، فیصل آباد، سرگودھا لاہور سے کثیر تعداد میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب پہنچ چکے تھے اور ان کی آمد جاری تھی۔ تمام مہمانوں کو ناشتہ اور چائے دارالضیافت نے دی اور یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ ہر آنے والے کا استقبال اور خاطر و مدارت کا ایسا اعلیٰ اور سادہ انتظام تھا کہ اپنے اور غیر سب ہی حد درجہ متاثر ہوئے۔

میں نے غیر از جماعت اعلیٰ افسران کو ربوہ کے دارالضیافت میں چیخیں مار مار کر روتے دیکھا اور سسکیاں تو ہر آنے والے کی نکل رہی تھیں یہ سب فیض کے دوست و ہمنوا تھے۔ دارالضیافت کے دونوں مہمان خانے (نیا بلاک اور پرانا بلاک) مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اس قدر عمدہ و اعلیٰ پاک و مطہر انتظام جس میں سلیقہ و شعور کارفرما تھا

مطابق ارشاد حضرت اقدس، جنازہ کی نماز بعد نماز ظہر ۲ بجے پڑھائی جانی تھی اور بارش تیز و ہلکی برابر ہو رہی تھی۔ ایک بجے کے قریب بارش تھم گئی پونے دو بجے جنازہ ایک بڑی ٹرالی پر رکھ کر مسجد مبارک لے جایا گیا۔ جہاں حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر کے وقت ازراہ شفقت و پیار مرحوم فیض کے لواحقین کو باادب مسجد کے باہر صحن میں کھڑے تھے جن میں سب سے پہلے فیض صاحب کا بڑا بیٹا عزیزی نعمان سلیم تھا جس کی عمر تقریباً ۱۷ سال ہے۔ حضور نے بڑی محبت و پیار سے چمٹایا اور اس کو خاص دعاؤں سے نوازا یہ شفقت و محبت اللہ اللہ جس کو دیکھ کر تھے ہوئے آنسو بہہ پڑے۔ پھر حضور نے باری باری فیض صاحب کے خسر ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعتہائے ضلع اٹک، فیض صاحب کے والد محترم چوہدری مبارک علی صاحب اور دیگر افراد خاندان سے ہاتھ ملائے اور حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز کے بعد اعلان ہوا کہ

محترم فیض احمد اسلم سپیشل جج سنٹرل راولپنڈی کار کے حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ جو محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر ضلع اٹک کے داماد تھے ان کی نماز جنازہ ہو گی

اس اعلان کے بعد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیض صاحب پر فیض کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت فیض کا شعر میرے دل و دماغ میں گونج رہا تھا۔ کہ

فیض ہے کثرتِ سیلِ حوادث اس پر بھی ہو چشم عنایت
مجبوروں کے حامی و ناصر مظلوموں کے ملجا و ماویٰ

فیض ایک ادیب اور اچھے شاعر بھی تھے بڑے پاک و صاف اور بیباک شعر کہہ دیا کرتے۔ وقت نہیں کہ ان کے خوبصورت و دلکش شعر اس وقت لکھوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تو آئندہ فیض کے شعر و شاعری پر انشاء اللہ ضرور لکھوں گا۔

یہاں ایک بات ضرور قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ ۱۱ اپریل کو فیض صاحب حادثہ کار میں جائے وقوع پر ہی فوت ہو گئے اور ۱۰ اپریل کو وہ سیالکوٹ سرکاری دورے پر تھے۔ سیالکوٹ میں فیض صاحب کو تحریک ہوئی کہ وصیت کروا لینی چاہیئے سنا گیا بلکہ تصدیق کی گئی کہ وصیت کا فارم وہ تلاش کرتے رہے مگر نہ مل سکا۔ فیض بیقرار تھے کہ وہ اسی روز وصیت کر دیں اس امر کی تصدیق جناب محترم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے تحریری کی۔ فیض صاحب کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر جو قبرستان عام میں امانتاً دفن کیا گیا۔ دفن کرنے کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

جنازہ کی نماز اور تکفین کے وقت بارش بالکل تھم گئی تھی احباب قبرستان سے سیدھے دارالضیافت گئے جہاں سب مہمانوں کے لئے بہت عمدہ اور پاک و صاف ماحول میں کھانا تیار تھا جو انہیں کھلایا گیا۔

یہاں جو قابل ذکر بات تھی وہ یہ کہ ہر احمدی کو وصیت کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے جس کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ سب کام چھوڑ کر یہ زادِ راہ آخری سفر کے لئے تیار رکھے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کب، کس وقت اور کس جگہ خدا تعالیٰ اپنے پاس بلا لے۔

دوسری بات جو قابل ذکر ہی نہیں قابل عبرت ہے وہ یہ کہ فیض صاحب کے بیشمار دوست و احباب ان کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے راولپنڈی اور ربوہ پہنچے جن میں غیر از جماعت شرفاء کی کثیر تعداد تھی۔ بعض چیخیں مار مار کر دارالضیافت میں رو رہے تھے جن میں اعلیٰ افسران اور دوسرے بہت سے شہروں کے لوگ تھے اور یہ رونے والے غیر از جماعت احباب تھے جن کو منع نہیں کیا جا سکتا تھا جبکہ احمدیت میں بلند آواز سے رونا اور بین کرنا سخت منع ہے اس لئے ان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے کسی نے ان کو کچھ نہ کہا مگر یہ سب زار و قطار رونے والے فیض صاحب کے بہت مخلص دوستوں میں سے تھے۔ جن کی آہ و زاری دیکھ کر اور سن کر اپنے آنسو روکنا بس کی بات نہ تھی۔ فیض صاحب خود ہر شخص سے مخلص تھے اور قطعاً ان میں تصنع اور نمائش نہ تھی۔ صاف دل اور پاک جذبات سے ہر شخص کو ملا کرتے اور یہی وجہ تھی کہ سارے دوست و احباب اور ملنے والے فیض صاحب کے مخلص ترین تھے۔ میں نے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے لئے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ فرمایا جس کا ترجمہ بھی ہونا تھا تجویز ہوئی کہ یورپ میں چونکہ قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی کر چکا ہے کہ لوگ محض تصویر کے خدوخال دیکھ کر صاحب تصویر کا اخلاق پتہ چلا لیتے ہیں۔ لہذا اس کتاب کے ساتھ مصنف کی تصویر بھی لگا دی جائے۔ محض یہ دینی ضرورت تھی جس کی بناء پر حضور نے اپنا فوٹو اتروایا خود فرماتے ہیں:-

"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے یا اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا کام نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آجکل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہش مند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ چنانچہ حضور نے سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کھنچوایا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی ۱۹۰۵ء تا ۱۹۰۷ء کے ذریعے سے جب مغربی جرمنی میں اشاعت ہوئی تو حضرت اقدس کی خدمت میں کئی لوگوں کی چٹھیاں آئیں کہ یہ فوٹو کسی کاذب کا نہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیغمبر کی فوٹو ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۶۲ مرسلہ بسمل غفاری)

معاونین خصوصی تحریک جدید میرون پاکستان

برادرم مکرم منصور احمد خان صاحب امیر و مبلغ انچارج جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید افراد نے تحریک جدید میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اول میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے

۱۔ محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ	۶۰۰ مارک	۱۰۔ مکرم ادریس احمد صاحب	۴۰۰ مارک
۲۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	۵۰۰ "	۱۱۔ " چوہدری خداداد صاحب	۴۰۰ "
۳۔ " منظور احمد صاحب	۵۰۰ "	۱۲۔ " رانا محمد خان صاحب	۴۰۰ "
۴۔ " دلدار احمد خان صاحب	۵۰۰ "	۱۳۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب	۴۰۰ "
۵۔ " ارشاد علی شہزاد صاحب	۵۰۰ "	۱۴۔ " شفیق احمد صاحب	۴۰۰ "
۶۔ " انتخاب احمد صاحب	۴۰۰ "	۱۵۔ " طارق محمود صاحب	۴۰۰ "
۷۔ " اعجاز احمد صاحب	۴۰۰ "	۱۶۔ " لئیق احمد صاحب	۴۰۰ "
۸۔ " محمد اجمل صاحب	۴۰۰ "	۱۷۔ " نذیر احمد صاحب	۴۰۰ "
۹۔ " چوہدری سعید الدین صاحب	۴۰۰ "	۱۸۔ " رانا محمد یعقوب صاحب	۴۰۰ "

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

پنجاب یونیورسٹی میں داخلے

پنجاب یونیورسٹی شعبہ فارمیسی اور شعبہ جیالوجی میں داخلے ہو رہے ہیں۔ شعبہ فارمیسی کے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲ مئی سے بڑھا کر ۱۲ مئی کر دی گئی ہے اور شعبہ جیالوجی میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۹ مئی ۱۹۸۳ء ہے پراسپکٹس و فارم متعلقہ شعبہ سے مبلغ ۹/- روپے کے مل سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ یا ان کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگانی ضروری ہے۔

۱۔ میٹرک کی سند ۲۔ ایف ایس سی کی سند ۳۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ ۴۔ C.C. ۵۔ سرٹیفکیٹ ۶۔ شناختی کارڈ ۷۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔

مزید معلومات کے لئے متعلقہ شعبہ یا احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی کے کسی عہدیدار سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

(محمد اعزاز نوید (شعبہ نشر و اشاعت)، جوائنٹ سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور۔

ڈاک کا پتہ:۔ محمد اعزاز نوید معرفت نوید نذیر روم نمبر ۱۲۱ ہوسٹل نمبر ۱۱ (صلاح الدین ایوبی ہال) نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

بقیہ:۔ فیض اسلم صاحب

فیض صاحب کو بہت قریب سے دیکھا اور دوران سروس ہم کئی شہروں میں ایک ساتھ رہے فیض صاحب میں خداداد سادگی انکساری اور عاجزی تھی جو قابل رشک تھی۔ ایسے اعلیٰ عہدہ پر ہو کر اس قدر سادگی اور اخلاص و انکساری بہت کم دیکھی گئی۔ فیض صاحب کے ساتھ میری رشتہ داری سے زیادہ دوستی کے مراسم تھے یہی وجہ تھی کہ میں فیض صاحب کو بہت قریب سے دیکھا کرتا اور ان کی زندگی پر رشک کیا کرتا۔ اب فیض صاحب جبکہ نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو گئے تو زبان پر کسی شاعر کا یہ شعر ہر وقت جاری ہے۔

چہ خوش بودے اے دل دریں دیر فانی
کہ کس را بہ کس آشنائی نہ بودے
وگر زانکہ بودے بایاران ہمدم!
چہ بودے نہ رسم جدائی نہ بودے

فیض صاحب کی مہمان نوازی اور فیض صاحب کا فیض عام مشہور ہے اور جن لوگوں کو فیض صاحب سے کسی قسم اور کسی طرح کا بھی واسطہ پڑا ہے وہ سب آنسو بہانے پر مجبور ہیں کہ ایسا صاف و پاک دل محبت کا انسان جو ہر دم ہنستا مسکراتا اور تازہ پھول کی طرح کھلا رہتا۔ ہمیشہ کے لئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

فیض صاحب میں عشق احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت تھی۔ فیض صاحب کو ربوہ اس قدر عزیز تھا کہ جب بھی اور جیسے بھی موقع ملتا خواہ ایک رات کے لئے یا چند گھنٹوں کے لئے وہ ربوہ ضرور پہنچ جاتے اور بہت خوش ہوتے۔ فیض صاحب کو قرآن پاک اور قرآن پاک کی تفسیریں پڑھنے کا بہت شوق و ولولہ تھا۔ اور وہ اپنے بچوں کو صبح ناشتہ سے قبل قرآن پاک پڑھواتے۔ پھر ناشتہ دلواتے اور پھر سکول بھیجتے یہ طریق تربیت دیکھ کر میں ہی نہیں اپنے اور غیر سب ہی فیض صاحب کی پاک و صاف زندگی پر رشک کرتے۔ فیض صاحب نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑیں جو زیر تعلیم ہیں یہ سب بچے چھوٹے ہیں۔ فیض صاحب پر اللہ تعالیٰ کا ایک اور بھی عظیم فیض تھا اور وہ یہ کہ ان کو بہت باہمت و با اخلاق بیوی ملی تھی جو مہمان نوازی میں فیض صاحب کا پورا پورا ساتھ دینے والی بیوی ہے۔ بیوی کے تعاون کے بغیر شوہر اپنے فیض مہمان نوازی کو عملی جامہ پہنا ہی نہیں سکتا گویا اللہ تعالیٰ کا فیض ایک مجسم فیض انسانیت کی شکل میں نمودار ہوا اور اپنا فیض دکھا کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر بے شمار رحمتیں اور فضل فرمائے اور فیض کے معصوم بچوں پر اور فیض کی بیگم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے آمین اللھم آمین۔

فیض اپنی ذات و صفات میں ایک انوکھا اور بہت سی بھینی بھینی خوشبوؤں کا مجموعہ تھا وہ اپنی سادگی اور خلوص کی خوشبو میں جگہ جگہ قریہ قریہ بکھیر گیا۔ فیض اب نہیں ہے مگر دماغ فیض کی خوشبوؤں سے ہر محفل و انجمن کا معطر ہے۔ بقول شاعر:-

باقی ہے فنا کے بعد بھی وہ سیماب
جس کا دنیا میں نام باقی رہ جائے۔

بقیہ:۔ جاودانی زندگی

نہیں مرتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پورا کرے۔ تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں ہیں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے۔

(براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۸۲-۸۳)

کوپن ہیگن میں ہمارے آقا ایدہ اللہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس مضمون کی وضاحت یوں بیان فرمائی:

"موت سے مراد ہے کہ خواہشات اور وجود کو ایسا بنا لینا کہ سوائے خدا کے کچھ بھی باقی نہ رہے یہ روحانی موت ہے۔ اور یہ خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا ایسی موت کے بعد نئی حیات ضرور عطا کرتا ہے۔ ان معنوں میں میں نے جماعت کے لیے دعا کی تھی۔ یہ موت ایک وقت کا سانحہ نہیں ہے بلکہ یہ موت تو ہر آن قبول کرنا پڑتی ہے اور ہر آن ایک نئی زندگی حاصل کرنا ہوتی ہے"

(الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار میں بھی بکثرت اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ اور اس شعر میں بھی یہی مضمون ہے۔

جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں
گلشن دلبر کی راہ ہے وادی غربت کے خار

دعا ہے کہ ہر احمدی کے سینہ میں محبت الٰہی کی ایک بھڑکتی ہوئی آگ پیدا ہو اس کی حرارت اس کے سوز۔ اور اس کی عاشقانہ گرمی سے ساری دنیا حق کی طرف کھنچی ہوئی آئے۔ حتیٰ کہ اس دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی اس کا ہادی ہوگا۔ اور سب طرح ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ منیجر ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

• ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ بارات خاکسار اور مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کی ہمراہی میں بعد دوپہر دلہن کے گھر گئی۔ جہاں خاکسار نے ان کے نکاح ہمراہ عزیزہ تنویر کوثر صاحبہ بنت چوہدری فرزند علی صاحب (آف سکرنڈ) کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر کیا۔

دوسرے دن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے اپنے مکان پر اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں جماعت احمدیہ سکرنڈ و نواب شاہ کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ عقد دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (شیخ محمد نعیم مربی سلسلہ النور سوسائٹی کراچی ۳۸)

• ۔ میرے بیٹے عزیزم چوہدری سعید احمد کی شادی ہمراہ عزیزہ قدسیہ بنت چوہدری اقبال احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ربوہ کے ۷ اپریل ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی۔ اگلے روز کوروپور میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور اپنے فضل سے نوازے۔ (چوہدری فخر محی الدین صدر جماعت احمدیہ کوروپور ضلع سیالکوٹ)

نظامت مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ

ٹنڈر نوٹس

مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ کے درج ذیل کاموں کیلئے مہر بمہر ٹنڈر مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۳ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم بعوض قیمت صرف محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں میں اپنا نام درج / تجدید کرایا ہو، کو مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۸۳ء کو جاری کئے جائیں گے۔ ٹنڈر کے ہمراہ جھنگ ضلع کے کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ ایٹ کال لف کرنا لازمی ہوگا۔ ٹنڈر فارم صرف ڈیپازٹ کال متعلقہ کام پیش کرنے پر ہی جاری کئے جائیں گے۔ کام کی تفصیلات، تشریحات و تصریحات کسی بھی دن دفتری اوقات کار کے دوران ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ اگر تخمینہ میں کوئی تبدیلی بوقت فنی منظوری ایگزیکٹو انجینئر صاحب دیہی ترقی فیصل آباد ڈویژن کرینگے ٹھیکیداران پر ان کی پابندی لازمی ہوگی، مشروط، مشکوک اور بذریعہ ڈاک و تار ارسال کردہ ٹنڈر قابل قبول نہ ہوں گے۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منظور یا نامنظور کر دے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	معیاد
۱ ۔	تعمیر رورل ہیلتھ سنٹر باغ			
(۱)	عمارت رورل ہیلتھ سنٹر مع تنصیب بجلی و سینٹری فٹنگ، مکمل	۵,۹۶,۳۰۰/- روپے	۱۲,۰۰۰/- روپے	۶ ماہ
(ii)	دو رہائشی کوارٹرز میڈیکل آفیسرز	۳,۸۷,۲۰۰/- "	۷,۸۰۰/- "	۵ "
(iii)	دو رہائشی کوارٹرز رورل ہیلتھ انسپکٹرز	۱,۵۷,۵۰۰/- "	۳,۲۰۰ "	۴ "
(iv)	تین رہائشی کوارٹرز ڈسپنسرز	۱,۹۷,۱۰۰/- "	۴,۰۰۰/- "	۴ "
(v)	پانچ رہائشی کوارٹرز ملازمین درجہ چہارم	۲,۴۳,۵۰۰/- "	۴,۹۰۰/- "	۵ "
(vi)	فرش بندی و سولنگ اور پانی وغیرہ مکمل	۲,۵۰,۰۰۰	۵,۰۰۰/- "	۵ "
۲ ۔	درجہ بڑھانا گورنمنٹ مڈل سکول تا ہائی سکول بمقام واصو آستانہ	۶,۰۰,۰۰۰/- "	۱۲,۰۰۰/- "	۶ ماہ

(سیدہ عابدہ حسین)
چیئرمین ضلع کونسل / پروجیکٹ ڈائریکٹر
مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ

IPL
3111

درخواست دعائے

• ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب جڑانوالہ منڈی ضلع شیخوپورہ (برادر مکرم چوہدری اعظم علی صاحب مرحوم) کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ۲ اپریل سے لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد)

• ۔ میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گردہ میں درد کے علاوہ کئی اور امراض بھی لاحق ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا۔ یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(رانا داؤد احمد چک ۱۹۷ ج جھنگ)

• ۔ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ انتڑیوں میں خرابی اور درد ہے۔ موتیا بھی اتر رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفاء عطا کرے۔ میرا کاروبار بھی اچھا نہیں چل رہا اس کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ حلال روزی عطا کرے۔ آمین۔

(عبدالرحیم چائے فروش اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

• ۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بٹ اور پوتا رضوان ثاقب کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

• ۔ میرے دو بچے عزیزہ تہمینہ جواد اور عزیزم سید سجاد علی علی الترتیب ساتویں اور چھٹی کلاس میں ترقی پا گئے ہیں۔ عزیزم علی حماد کا نتیجہ اس ماہ نکلنے والا ہے ہر سہ بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے

(بیگم سید جواد علی۔ ربوہ)

• ۔ خاکسار بعض دیوانی مقدمات کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور کرے۔

(محمد ظہیر الدین احمد جی۔ ٹی ایس بک سٹال لاہور ۵)

• ۔ خاکسار نے اپنی زرعی زمین کے سلسلہ میں عدالت میں اپیل کی ہوئی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب کرے آمین۔

(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار۔ ربوہ)

صبح کی گواہی اور شام کی گواہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۶ پر کشتی نوح کے اقتباس زیر عنوان "ہماری تعلیم کیا ہے" کی سطر ۱۱ اور ۱۲ کو مندرجہ بالا عبارت کے مطابق درست فرمالیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چسٹ پیٹ پہلی ہے دار
پھول مصالحے
چٹنی پاؤڈر
قریبی دکانوں سے یا براہ راست ہم سے طلب کریں
ڈسٹری بیوٹر:۔ اقبال ٹریڈرز ربوہ فون ۴۱۲

آنکھ دلائیے نابینوں کو
پڑھ کے سنائیے کم بینوں کو

CATARACT Course	سفید موتیا کورس
Glaucoma Course	کالا موتیا کورس
Pterygium Course	ناخونہ کورس
Eye Ulcer Course	پھولا (سفید داغ) کورس
EYE SIGHT Course	کمزوری نظر کورس
SQUINT Course	بھینگا پن کورس

چالیس روزہ کورس -/60 ڈاک خرچ -/5
نیز آنکھوں کی پرانی سوزش، لگروں، دھو، بھجلی سپرنگ کی ٹریچوما، ناسور، چوٹ اور نظر کی مختلف خرابیوں کے جدید نسخوں پر مشتمل آئیز کیور گائیڈ مفت حاصل کریں۔
قریبی میڈیکل سٹور، مشنری میڈیکوز چوک میو ہسپتال لاہور یا ہم سے
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606 607

ہمارے ہاں ہر قسم کا عمارتی شیشہ اور آئینے دستیاب ہیں
بھٹی گلاس ہاؤس
مسجد اقصیٰ چوک ربوہ

ربوہ میں معیاری اشیاء کی خرید کا مرکز
شیراز شاپنگ سنٹر
591 P.P
چوک اقصیٰ کا بجرود ربوہ
کمفرٹ روم کولر، ماسٹر مولٹی فوم، سٹیل کی الماریاں۔ واشنگ مشین، بجلی کے پنکھے ریگولیٹر و سٹیبلائزر بے بی سائیکل وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں نیز فریج اور ٹی وی ہر قسم کے مہیا کئے جاتے ہیں۔ سوزوکی پک اپ کرایہ پر دستیاب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں کیوریٹو سلور جوبلی کنونشن کا انعقاد

ربوہ: مورخہ ۲۹ شہادت/اپریل بروز جمعہ جامعہ احمدیہ ہال میں چار بجے شام کیوریٹو سلور جوبلی کنونشن منعقد ہوا۔ یہ کنونشن ربوہ میں قائم شدہ ایک نجی طبی ادارے کیوریٹو میڈیسن کمپنی کے قیام کے پچیس سال پورے ہونے پر منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں مندوبین نے ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن کی ربع صدی سے زیادہ عرصہ کی کامیاب خدمات کو سراہا گیا۔

ڈیڑھ صد کے قریب میڈیکل لائن کے احباب، بزرگان اور دیگر معززین جن میں چالیس کے قریب ایلوپیتھ، ہومیوپیتھ اور طبیب حضرات شامل تھے اور جو دور و نزدیک کے شہروں اور اضلاع سے تشریف لائے تھے۔ ان میں ایک دو کے سوا سب غیر احمدی دوست تھے۔

اس کنونشن میں کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ کی طرف سے علمی اور کاروباری مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے افراد اور اداروں میں تیس ہزار روپے کی کیورز CURES کے انعامات تقسیم کئے گئے جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے اپنے ہاتھ سے انہیں عطاء فرمائے۔

تقریب کے دوران عصرانہ میں جامعہ احمدیہ کے غیر ملکی طلبہ نے بھی شمولیت کی۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بھی کافی دیر تک بطور مہمانِ خصوصی تشریف فرما رہے۔

اجلاس میں درجن بھر مندوبین نے اپنے مقالے پڑھے۔ جناب قاضی زاہد حسین صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کا مقالہ اوّل اور کیوریٹو پریکٹیشنر اقبال عبدالناصر صاحب آف بھوانہ کا مقالہ دوم قرار پایا۔

چک جھمرہ کے محمد انور سعد صاحب نے اس بات کا خوشگوار تعجب کے ساتھ ذکر کیا کہ کیوریٹو سسٹم جیسا بجلی کی سی تیزی رکھنے والا طریقہ علاج دنیا کے کسی ترقی یافتہ ملک سے نہیں بلکہ سرزمین پاک سے ایجاد ہوا اور پھر یہ چشمہ ایک بے آب و گیاہ وادی سے پھوٹا جہاں اب ربوہ شہر آباد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اجلاس کے آخر میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن کو بالاتفاق پاکستان انٹرنیشنل کیوریٹو میڈیکل ایسوسی ایشن کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

اس کنونشن میں یہ بھی طے پایا کہ ہر چھ ماہ بعد کیوریٹو میڈیکل ایسوسی ایشن کے زیر انتظام کیوریٹو کنونشن منعقد ہوا کرے۔

بعدہٗ دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: مرکزی تربیتی کلاس

کی ٹیموں نے شرکت کی اور نتائج کے مطابق ضلع سیالکوٹ اوّل، ضلع بہاولنگر دوم اور ضلع سرگودھا سوم رہے۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مجموعی طور پر ڈیرہ غازیخان کے طارق محمود راشد اوّل رہے اور محمد صفدر رانا دوم رہے۔ مثالی طالب علم کے مقابلے میں حافظ گلزار احمد صاحب کراچی اوّل رہے۔ رانا زاہد محمود صاحب بہاولنگر دوم رہے۔ اور مبشر مجید صاحب لاہور سوم رہے۔ ان سب طالب علموں اور مقابلہ معلومات میں اوّل دوم سوم رہنے والوں نے حضور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کیے۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خدام اور لجنات کی تربیتی کلاس کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضلوں کا شکر ادا کیا اور طلبہ و طالبات کو اس بناء پر قابلِ ستائش قرار دیا کہ انہوں نے بہت انہماک اور توجہ سے اسمیں حصہ لیا۔

حضور نے فرمایا وہ سارے کارکن اور کارکنات جنہوں نے خدام اور لجنہ کی تربیتی کلاسوں کے انتظام و انصرام میں حصہ لیا طلبہ و طالبات کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ کیونکہ استاد ہمیشہ محسن ہوتا ہے اور احسان کا بدلہ سوائے احسان کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا اس بات کے ذکر سے توجہ لازماً دنیا کے سب سے بڑے محسن کی طرف پھر جاتی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے محسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے احسانات کا جاری چشمہ قیامت تک کبھی ختم نہ ہوگا۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے کبھی غافل نہ رہیں۔ حضور نے فرمایا مومن کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے تشکیل پاتی ہے۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر دنیا بھر پر آنحضورؐ کے احسانات کی چند نہایت لطیف مثالیں بیان فرمائیں اور طلبا و طالبات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ سب لوگ آنحضورؐ کی زندگی کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ دنیا کو بدل دیں گے اور حقیقی انقلاب دنیا میں اسی طریق پر آئے گا۔ آنحضرتؐ کی سیرت میں اتنی عظمت ہے کہ جب کسی میں یہ سیرت جاری ہو جائے تو یہ ساری دنیا پر غالب آتی ہے۔ کوئی دوسرا اس پر غالب نہیں آسکتا۔ دنیا کو فتح کرنے کا راز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے۔

حضور نے طلباء و طالبات کو نصیحت فرمائی کہ اس پیغام کو پلّے باندھ کر آپ لوگ جب واپس جائیں گے تو یقیناً ایک کامیاب داعی الی اللہ بن سکیں گے۔ اور دینِ اسلام کے غلبہ کے اس انقلاب کو بہت جلد عملی صورت میں ڈھالنے والے بن جائیں گے جو ہمارا مطلوب مقصود ہے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور چھ بجکر بیس منٹ پر حضور کے واپس تشریف لے جانے پر تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اخبارِ احمدیہ

• ہمارے والد محترم کیپٹن نواب دین صاحب عرصہ پانچ ماہ سے علیل اور صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بیڈ سورز BED SORES کی وجہ سے بھی تکلیف ہے۔ زیادہ دیر تک لیٹے رہنے کی وجہ سے ٹانگوں میں کھنچاؤ اور تکلیف بہت ہے۔ احباب جماعت سے محترم والد صاحب کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ والد محترم آج کل کمبائنڈ ملٹری ہسپتال اوکاڑہ چھاؤنی کے آفیسرز وارڈ روم ۵ میں زیر علاج ہیں۔

(عبدالباری قیوم شاہد ایم۔اے اوکاڑہ چھاؤنی)

• مکرم محمد معین اختر کارکن وکالت مال اوّل کی والدہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے شدید بیمار ہیں ایک مرتبہ لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور سے آپریشن بھی ہو چکا ہے لیکن آرام نہیں آیا خاندان مسیح موعودؑ سے اور دیگر بزرگان جماعت سے جلد اور کامل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت و سلامتی والی درازِ عمر سے نوازے۔

(احمد دین کارکن وکالت مال اوّل۔ ربوہ)

• مکرم سلیم احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کئی ہفتوں سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ بیماری میں خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا ہے احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

• محترم میجر سید سعید احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن ہفتہ کے روز ہوا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی التجا ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے محترم میجر سید سعید احمد صاحب کو جلد صحت یابی عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

(ڈاکٹر ضیاء الحسن۔ راولپنڈی)

• میرے چھوٹے چچا جان خوشی محمد صاحب جمال بیکری گولبازار ربوہ کو اچانک جسم کے دائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(داؤد احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

بقیہ: پیارے آقا ایدہ اللہ کی مصروفیات

تھی۔ ان میں سے چار سو تیس خطوط حضور کے دستخطوں سے روانہ کئے گئے یعنی قریباً ڈیڑھ سو خطوط روزانہ۔ ان میں سے ۲۵۸ خطوط احباب جماعت کی طرف سے پیش کئے گئے۔ معاملات سے متعلق اور حضور کی طرف سے اہم معاملات پر استفسارات وغیرہ پر مبنی جماعتی دفاتر کو بھجوائے گئے۔ ہر خط پر حضور کا ارشاد درج ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ دو ہزار چھبیس خطوط کے جواب حضور کی ہدایت کے مطابق حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری نے دیئے۔

ان تین دنوں میں حضور نے مجموعی طور پر سات سو انسٹھ احباب و خواتین کو شرفِ ملاقات عطا کیا۔ بعض نے انفرادی طور پر اور بعض نے اجتماعی ملاقات میں حضور کے مقدس اور بابرکت ارشادات سنے اور علوم و معارف اور روحانی کیف و سرور سے بہرہ اندوز ہوئے۔ ان میں مہمان دوستوں کی بھی ایک بڑی تعداد شامل تھی جو لاہور اور شیخوپورہ سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ بنکوں سے تعلق رکھنے والے افراد، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جہلم، ایک جاپانی دوست، لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی کی ممبرات، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ، غیر ملکی طلباء، طلبائے تربیتی کلاس اور روئنگ کی ٹیم کے کھلاڑیوں نے گروپوں میں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنے فضلوں اور تائیدات سے ہر لمحہ بڑھ چڑھ کر نوازتا رہے۔ آمین۔

ناظمین/منتظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ اطفال کا طبی معائنہ کروائیں اور رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔
۲۔ اطفال کی صحت کا خاص خیال رکھیں اور انہیں روزانہ ورزش کرنے کی عادت ڈالیں
۳۔ ہر ماہ کم از کم دو مرتبہ کلو اجتماعاً کروائیں۔ ہر اطفال کی تفریحی ٹرپ منائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)